خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 147

Track 1

Time 58:02

آدابِ مرشد

اعوذ با اللہ...

بسم اللہ...

آداب مر شد کا مطلب یہی ہے کہ استاد کا ادب کیا جا ئے،بزرگوں کا ادب کیا جا ئے، استاد کا ادب کیا جا ئے اور اس ادب کے بارے میں حضور قلندر بابااولیا ء نے جب میرا پہلی دفعہ انہوں نے سبق شروع کیا تو پہلی مر تبہ جب سبق شروع ہوا تو کاپی پر انہوں نے اپنے قلم سے لکھا بسم اللہ...باادب با نصیب اور بے ادب بے نصیب جہاں تک ادب کا تعلق ہے اد ب کے بغیر انسان کی شناخت اور پہچان نہیں ہو تی اگر ادب نہ ہو تو چھوٹے بڑے کا رشتہ ہی ختم ہو جا ئے گا۔ پتا ہی نہیں چلے گا ماں کون ہے باپ کون ہیں ؟بڑا بھا ئی کو ن ہے؟ استاد کون ہے ؟یا آپ کہیں کا روبار کر تے ہیں آپ کا بوس کون ہیں ۔یہ آدب کے بغیر انسان کی شناخت ہی نہیں ہے ۔ادب نہ ہو نا یہ سرا سراور سو فیصد حیوانات کی خصلت ہے ۔انہوں ایک بکر ے کو نہیں پتا اس کی ماں کو ن ہے ؟اس کا باپ کو ن ہے ؟ اسے اس سے کو ئی غرض نہیں کہ اس کی ماں نے کتنی تکلیف کے ساتھ اس کو جنم دیا اور کتنی تکلیفوں کے ساتھ اس کی تربیت کی اوراس کی پروارش کی نہیں پتا یہ آد ب کا جو مقام ہے وہ یہی ہے کہ جس بندے سے آپ تعلق رکھتے ہیں اس کے دل میں آپ کے لئے احترام ہو نا چاہئے ۔بچو نکا بھی احترام ہو نا چاہئے ،والدین کا بھی احترام ہو نا چاہئے ،اگر ہم اپنے بچوں کا احترام نہیں کر یں گے بچے بھی ہمارا حترام نہیں کریں گے ۔اگر ایک باپ اپنے با پ کا ادب نہیں کر تا تو یقینا اس کے بچے بھی اس کا ادب نہیں کریں گے ۔ادب کی ایک تو تعریف یہ ہے کہ دوسرے آدمی کو احترام اور عزت دی جائے اس کی

respeact

کی جا ئے ۔اس کی بات کو اہمیت دی جا ئے ،اس کی شخصیت کو اپنے لئے ایک رہنما کی حیثیت سے اپنے لئے سو چا جائے اوراپنے لئے اس کی شخصیت سے روشنیاں حاصل کی جا ئے ،علم حاصل کیا جا ئے، اس کے تجر بات سے فائدے اٹھا یا جا ئے ۔یہ آداب مر یدین یا آداب مرشدین جو ہیں یہ الگ سے عنوان تصّوف والو ن نے قائم کردیا لیکن یہ ہے وہی کہ ادب استاد کاادب کرو ۔اد ب میں جو بنیادی

بات یہ ہے وہ یہ ہے کہ اس کے حکم کی تعمیل کرو ہبلا چونوچرا ں یہ آپ کے ا س
میں قواعد وضوابط میں بھی ہے کہ مر شد کی حکم کی بلا چنوں چراں تعمیل
کرو ہاب آپ یہ دیکھیاگر مر شد کے حکم کی چنوں چراں کئے بغیر تعمیل نہیں
کی گئی تو کو ئی مرید مرشد سے علم حاصل نہیں کر سکتا ہاب چھوٹے بچے ہو
تے ہیاسکول میں جاتے ہیں تو اسکول میں جا نے کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہم اپنے
بچوں کواسکول میں اس لئے بھیجتے ہیں کہ وہاں جو

miss

ہیں

misses

ہیں کیوں بھئی بہت ساری مسوں کو

misses

کہہ سکتے ہیں؟کیونکہ اس کا کیا ترجمہ ہوا ایک مس تو بہت ساری مسونکو کیا
کہیں گے ؟ہیں... انگریزی میں اب بھئی ایک اسکول میں دس

miss

ہیں تو اسے انگریزی میں کیا کہیں گے ؟وہ کہتے ہیں نہ جب جمع ہو تو

s

لگا دو تو مطلب یہ ہے کہ میں مطلب یہ ہے کہ بچے

miss

کے پاس بیٹھے یا ٹیچر کے پاس بیٹھے تو وہ اس کوجو بھی زبان وہ جا نتا ہے وہ
سکھا تا ہے مثلاً ایک آدمی انگریزی پڑھناچاہتا ہے تووہ کہتا ہے

abcd

اور اگر وہ اردو پڑھنا چا ہتا ہے تو اب ج د اگربچے کے اندر تعمیل نہ ہوطوطے
کی طرح تعمیل نہ ہو کوئی بچہ پڑھ ہی نہیں سکتا جاہل ہی رہے گا ہمیشہ
اس لئے بنیادی بات یہ ہے جب بچہ مس کے پاس یا ٹیچر کے پاس جا تاہے تو اس
کو اس کے الفاظ دوہرا نے کا اور اس کے تعمیل کر نے کا کر تا ہے وہ کہتا ہے
abcd

بچے کو اس میں نے آدم تعمیل کی ایجا زت ہے نہ اس کا ذہن ہے ہ وہ

abcd

کہے گا اسی صورت سے ایک آدمی انگریزی میں

phd

ہے اب اردو پڑھنا چا ہتا ہے وہ

phd

بچے جب اردو پڑھے گا استاد کے پاس بیٹھے گاتو استاد اسے ا ب ج د کہے گا اگر
وہ آدمی جو پچیس سال کا آدمی ہے اور

phd

اس نے کیا ہوا ہے اپنی علمی فضلیت استاد کے سامنے رکھے اور کہے میں تو

phd

ہو ںاب ج د نہیں پڑھتا میں تو دج ب ا پڑھتا ہوں نہیں پڑھ سکتا ،نہیں پڑھ
سکتا ہلازم ہے کہ وہ استاد کے کہنے پر بالا چنو ں چرابغیر عقل استعمال کئے
ہاں کر ے ہتعمیل کر ے یہ کو ئی ایسی مشکل بات نہیں ہے آپ کے سا منے ہے ہ
ایک آدمی اردو میں عالم فاضل ہے علماء ہے وہ انگریزی پڑھنا چا ہتا ہے وہ
کسی انگریزی استاد کے پاس جا تا ہے تو وہ کہتا ہے

abcd

کہتا ہے نہیں صاحب میں تو اب ج د پڑھ کر علما ء بن گیا ہوں

phd

کیا ہوا ہے اپنی علمی فضلیت اپنے استاد کے سامنے رکھے میں نے اردو میں

abcd

نہیں پڑھتا میں تو اب ج د سے انگریزی پڑھا ئیں وہ کہے گے کہ اور جگہ جا کر پڑ
ھ لو بھئی ...میں تو نہیں پڑھا سکتا تو ثابت ہوا کہ استا د اور شاگر د کا رشتہ
یہ ہے کہ جب تک شاگرد با لا چنوں چرابعقل استعمال کئے بغیر اپنی فضلیت کو
ایک طرف ر کھ کر اپنے استاد کی تعمیل نہیں کر ے گا وہ نہیں پڑھ سکتاہ تو
اسی طرح جس طرح اور علوم ہیانگریزی ہے ،اردو ہے ، ہندی ہے ،فارسی
ہے ،عربی ہے،بہ شمار علوم ہیںہاسی طرح ایک علم رو حانیت بھی ہے ہاب
روحانیت استاد کے سامنے جب شاگر د جا تا ہے ہاب وہ کوئی بات ایسی کہتا ہے
جو اس نے نہ اردومیں پڑھی ہے ،نہ اس نے انگریزی میں پڑھی ہے ،نہ اس نے
خاندان میں سنی ہے ،نہ اس کے آس پاس پڑوس میں کو ئی تذکر ہ ہو اہے ،وہ
کہتے ہیں یہ کیا بات کر رہے ہیں یہ تو نہ میں نے سنی ہی نہیں پڑھا ہی نہیں
نہ ہماری اماں نے بتا یا، نہ ہمارے ابا نے بتا یا ،نہ اسکول میں ٹیچر نے بتا یا ،نہ کا
لج میں پرو فیسر نے بتا یا،نہ یونیو ورسٹی کے اساتذہ اکرام نے بتا یا میں کیسے

اس کو ما ن لوتو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ باکل جس طرح آپ انگریزی نہیں پڑھ
سکتے ہلو گ اطراز کر تے ہیبلا چنوں چراں مر شد کہنا اگر مان لیا جا ئے ہکیا پتا
وہ کیا کہے دے اگر شریعت کے خلاف وہ کہے دے تو ہم کیا کر ے گے؟ اگر وہ
خاندانی رسم و رواج کے خلاف کو ئی بات کہے دے تو ہم کیا کریں گے ؟آپ کچھ
کر یں نہ کر یں علم نہیں سیکھ سکتا ہرسول اللہﷺ نے مشرکین مکہ سے کہا؛کہ
بھئی تم یہ بت پوچھ رہے ہو انہوں نے کہا تمہارے بڑوں سے بنا ئے ہو ئے ہوں تو
کسی نے پتھر تراش کر کے بت بنا لیا ،کسی نے لکڑی کا بنا لیا، کسی بہ مٹی کا
بت بنا لیا کسی نے کسی کا بنا لیا تم یہ دیکھو کہ ایک تو یہ تمہارے انسانوں کے بنا
ئے ہو ئے ہیں ہتمہارے اپنے بڑوں کے بنا ئے ہوئے ہیں چالاک لوگوں کے یہ بولتے
بھی نہیں ہیں ،یہ کھا تے بھی نہیں ہیں ،یہ چل پھربھی نہیں سکتے ان کے اوپر
مکھی بیٹھ جا ئے یہ اڑا بھی نہیں سکتے ،ان کے اوپر کتا پشاب کر دیتا ہے یہ کتے
کو غور نہیں سکتے تم تو بھی انسان ہو کھا تے ہو ،پیتے ہو ،چلتے ہو ،پھرتے
ہو ،کو ئی تمہیں گا لی دے اس کا جوا ب دیتے ہو ،کو ئی تمہارے تھاپڑ مارے تم
اس کو تھاپڑ مارتے ہو بھئی تمہیں سردی گرمی لگتی ہے ان کو سردی گرمی
کچھ بھی نہیں لگتی ہدھوپ میں پڑے ہیتو دھوپ میں پڑے ہیں انہیں سائے کی
ضرورت نہیں ،سردی میں کھڑے ہو ئے ہیں تو سردی میں کھڑے ہو ئے ہیں اس
کو کپڑوں کی ضرورت نہیں ہے، تو ایسی چیزوں کو تم خدا مانتے ہو جوعقل سے
کام لو کرو صاحب ہمارے باپ داد ایسے ہی کر تے آئے ہیں ہمارے باپ دادا ایسے
ہی کر تے آئے تھے ہاور پھر آخر میں طوفان بد تمیزی کھڑا کر دیا کہ ہمارے باپ
دادا کے خدائوںمحمد ہبرا کہتے ہیں نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں نے نہیں مانا او ر
حضور پاک ﷺ کو اس حقیقت بیان کر نے پر لوگوں کو گمراہی اور ذلا لت سے
نجات ڈلانے پر اتنا ستا یا اتنا پریشان کیا جو تاریخ کاایک حصہ سیرت طیبہ پڑھ ہر
آدمی اس کا علم حاصل کر سکتاہے۔ ا نتہاء یہ ہے کہ وہ شہر سے مجبور کر دیا
شہر سے باہر جا نے پر او رآپ ﷺ نے ہجرت فرمائی اس کے برعکس، مکہ والوں
کے بر عکس، رشتے داروں کے برعکس ،چچا ، طائے ،سارے رشتے دار ہی تھے
مدینے والوں نے بلا چنوں چراں ...لبیک ...کہا حضور پاکﷺ ان کے پاس ہی ٹہر گئے
ہاپنا گھر بار چھوڑ گیا اور یہ فرما دیا انصاری مجھ سے ہیں او ر میں انصاری سے
ہونتوپہلی بات یہ میں مرشدیا ستاد، یا ٹیچر ،یا مس ،یا پروفیسریا کچھ بھی کہہ
لیں اس کا نام رکھ لیں مرشد تو ہدایت دینے والا تو ٹیچر کا مطلب بھی یہ ہے
ہدایت دینے والا پڑھانے والا جہالت سے نکا لنے والا تو یہ مرشد کا جو حوا کھڑاکیا
ہوا ہے مرشدکا مرشد کا کہنا ما نو تو ٹھیک ہے مرشد کا کہنا نہیں مانو گے تو
تباہ ہو جا ئو گےبر با د ہو جا ئوگے کچھ بھی نہیں ہو تا کچھ بھی نہیں ہے علم
سیکھنا ہے بس آپ اگر مرشد کا کہنا نہیں مانتا کو ئی آدمی وہ علم سے محروم
ہو جا ئے گا وہ روحانیت نہیں سیکھ سکتا کوئی مرشد ڈرائونی چیز نہیں ہے ہ
ایک

concept

یہ بھی ہے لوگوں میں اگر مرشد ناراض ہو گیا تو دنیا بر باد ہو گئی ،اگر مرشد ناراض ہو گیا تو اللہ ناراض ہو گیا ،ارے بھئی اگر کو ئی مس ناراض ہو جائے تو کیا اللہ ناراض ہو جا تا ہے۔ اللہ کو مرشد کے تابع تھوڑی ہے مرشد تو اللہ سے قریب کر نے کا ایک ذریعہ ہے اور وہ علو م سیکھا تا ہے کہ بندے کا اللہ کے ساتھ تعلق قائم ہو جا تا ہے ۔جس طر ح ایک

Scientist

ہے آپ کو وہ علم سیکھا دے گا کہ یہ کیا ہیں ہایٹم کیسے ٹوٹا مختلف جو

gases

کام کر تے ہیں وہ کیا ہیں ان کا کیا عمل اور رد عمل ہو تا ہے ۔اس طرح مرشد کا جو کام ہے وہ اتنا ہے کہ وہ ان علوم کو سیکھا دیتا ہے جن علوم کو سیکھ کر کو ئی بندہ اس دنیا میں رہتے ہو ئے اور اس دنیا کی معاشرتی قدروں کو پو را کر تے ہوئے اللہ تک رسائی حاصل کر لیتا ہے ۔ حضور قلندر بابااولیا ئ نے ایک دفعہ مجھ سے فرمایا کہ اگر مرشد یہ کہے کہ کنوں میں کھود جا ئوتو وہ مرید کنونمیںکھود گیا اور اس کے دل میں یہ خیال آگیا کہ خود ہی بچا لیں گے تو انہوںنے فرمایا یہ تعمیل نہیں ہو ئی اب اس لئے ایسی بات ہے میں کہتا ہوں

abcd

جب وہ کہے چلو جی

abcd

یاد کر لو ہو سکتا اہے ا س کے کو ئی اور معنی ہو نگے تو اب کو یاد ہے بس

abcd

کیا ہے؟ کیوں ہے ؟کس نے بنا ئی ؟کیسے بنا ئی؟ یہ آپ کا کام نہیں ہے ۔آپ کا کام تو

abcd

اب ج د پڑھنا ہے۔مرشد کہتا ہے کہ انسان کی تخلیق اس لئے ہو ئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق انسان یہاں سارے کام کر تے ہو ئے اللہ سے واقفیت حاصل کر ے وما خلقنا جنا ...اللہ تعالیٰ نے اس لئے تخلیق کیا انسانوں کو اور جنات کو کہ وہ عبا دت کریں ۔یعنی ا للہ کا عرفان حاصل کر یں مرشد کہتا ہے بھئی مقصد زندگی کا کھا نا ،پینا اگر ہے تو اپنی زندگی کا موازنہ کتے سے کرو ۔بلی سے کرو ایک کتے کو سامنے بیٹھا ئو اور اپنے آپ کو کتے کے سامنے بیٹھا دو اب کتے کی خصلتیں کتے کی عادات سنو تو وہی ہو گا کتا کھا تا ہے انسان کھا تا ہے ، کتا پانی پیتا ہے انسان پانی پیتا ہے ،کتا سو تا ہے انسان سو تا ہے ،انسان شادی کر تا ہے

اس کے بچے پیدا ہو تے ہیں کتاشادی کر تا ہے اس کے بچے پیدا ہو تے ہیں ،انسان
کی ماں اپنے بچوں کو دودھ پلا تی ہے کتیا اپنے بچوں کو دودھ پلا تی ہے ،کتا
نگہبانی کر تا ہے ،چوکیداری کر تا ہے ،ہر انسان اپنے گھر کی چوکیداری کر تا ہے
،سو نے سے پہلے دروازوں کو بند کر نا اللہ کے سپر د کر نایہ سب چوکیداری ہے
کیا ہے ۔گھر کی چوکیداری توہے۔ اگر چوکیداری نہ ہو تو کو ئی آدمی دروازے بند
نہیں کر ے گا ۔رات کو سوتے وقت کتے کے خارش ہوتی ہے وہ اپنے پنجو ں سے
کھجاتاہے۔ آدمی کے خارش ہوتی ہے وہ ہاتھ سے کھجاتاہے ،کتے کو نزلہ زکام ہو
تان ہے کھانسی ہو تی ہے آدمی کو بھی کھا نسی ہو تی ہے آدمی کو ایک کھا
نسی تو ایسی ہے جس کا نام کتا کھا نسی ہے ۔کتے صاحب پیدا ہو تے ہیں پلے
وہ اپنی ماں کے ساتھ کھیل لیا کر تے ہیں کبھی کان پکڑتے ہیں کبھی یہاں سے
پکڑتے ہیں تو بچے بھی اپنی ماں اپنے بچے کو دودھ پلا کر خوش ہو تی ہے ،ماں
اپنے بچوں کو پلا کر کتیا اپنے بچوں کو پلا کر دودھ پلا کر خوش ہو تی ہے ماں بھی
اپنے بچوں کو دودھ پلا کر خوش ہو تی ہے ۔کیا فرق ہے انسا ن میں اور کتے
میں ؟آپ بتا ئیں اگر فرق ہے تو بتا ئیں کو ئی ایک بات بتا ئیں ...؟بتائیں سوچ کر
جی انسان میں اور کتے میں یہ فرق ہے مادی اعتبار سے دنیا وی اعتبار سے کو ئی
فرق آپکو نظر نہیں آئے گا ایک کتے میںاور انسان میں بلکہ لوگ تو یہ کہتے ہیں
کہ کتا انسانوں سے زیادہ بہتر ہے اس لئے کتا وفا دا ر ہو تا ہے انسان وفا دار
نہیں ہو تا ۔انسان خود غرض ہو تا ہے ۔کتا اپنی نسل کے اعتبار سے بڑا خود
غرض ہے لیکن انسانوں کا بڑا وفادار ہو تا ہے ۔کتے کے اندر انسانوں سے زیادہ
حس ہو تی ہیں ۔سونگھنے کی ،محسوس کر نے کی ،انسان کو تو آپ پچاس
ہزار روپے میں اِدھر اُدھر کر دیں ۔سونگھنے والے کتے کی تو چودہ،چودہ ،اٹھا
رہ ،اٹھا رہ،بیس ،بیس لاکھ قیمت ہو تی ہے ۔انسان کی یہ مجبوری اور انسان
اس بات پر شرمندہ نہیں ہو تا کہ اپنے مجرموں کو پکڑ نے کے لئے کتے کا سہارا
مجبور ہیں ۔ کتے کا سہارا لینا پڑھتا ہے ان سے سونگھوانا پڑتا ہے وہ خود نہیں
سونگھ سکتا کتا آپ کی رکھ والی کر تا ہے انسان کسی کی رکھ والی نہیں کر
تاہے وہ اپنی رکھ والی کر تا ہے تو کون سی ایسی بات انسان میں اور کتے میں
ہے کہ جس کے بارے میں آپ یہ کہہ سکے کہ میں کتے سے افضل ہوں آپ کہیں
گے صاحب میں کتے سے افضل ہوں اس لئے کہ مجھ میں عقل ہے ۔میں گھر بنا
لیتا ہو ں کتا اپنی ضرورت کے مطا بق زمین کھود کر اپنا گھر بنا لیتاہے ۔کتے کو
بھی سردی لگتی ہے وہ سردی کی حفاظت کر تا ہے ۔کتے کو بھی گرمی لگتی
ہے وہ ٹھنڈی جگہ کھود کر اس میں بیٹھتا ہے ۔دیکھا ہوگا آپ نے جہاں ٹھنڈی
جگہ ہو گئی وہاں آرا م سے بیٹھے ہو ئے ہو تے ہیں ٹھنڈی اب یہ تو ہو ئی کتے
کی بات اب بلی کی بات پر آجا ئیے وہاں بھی آپ کو کچھ نہیں ملے گا ۔برابر کتے
بلی انسان ہر جانور مشترک زندگی گزا ر رہا ہے ۔کبو تر لے لیں ،وہ بھی دیکھیں
کتیا اپنے پیٹ میں بچوں کو پالتی ہے ،کبوتر انڈے پر بیٹھ کر وہی کام کر تا ہے، جو
کتیا کے بچے پیٹ میں پل رہے ہیں وہ اس طرح اللہ انسان اپنا دودھ پلا تا ہے اور

کبوتر دانے چگ کر اپنے پو ٹے میں محفو ظ کر کے اگل اگل کر چونکا دیتا ہے اپنے
بچوں کو الٹی لاناکتنا مشکل کام ہے ذرا سی مالش ہو جا ئے آدمی پاگل ہو جا تا
ہے ،دو چار قعے آجا ئیں تو آدمی گرجا تا ہے ڈی ہائریشن ہو جا تا ہے اور یہ الٹی
کر کے اپنے بچوں کو فوڈ کھلا نا کبوتر کی سمجھئے یہ ہو بی ہے تو جتنابھی آپ
غور کر یں گے جتنا بھی آپ غور کریں گے تو کو ئی بات ایسی نظر نہیں آئے گی ہ
جس کی بنیاد پر آپ یہ کہے کہ ہم کتے سے یا پرندوں سے افضل ہیں ہشہد کی
مکھی شہدکی مکھی گھر بنا تی ہے ہ ایک سسٹم ہے ایک نظام ہے اللہ میاں کی
طرف سے اللہ میاں کہتے ہیں میں شہدکی مکھی پر وحی نازل کر تا ہوں
شہدکی مکھی پر وحی نازل کر تا ہوں تو جب انسان اپنے سسٹم کو دیکھتا ہے تو
بے بس ہے شہدکی مکھی مکھیوں کے سامنے آج تک دنیا میں کہی بھی شہد کی
مکھی کے گھر کے نقشے کے مطا بق گھر نہیں بنا بن ہی نہیں سکتا تو پھر انسان
کو اللہ تعالیٰ نے جو یہاں پیدا کیا اور انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو شرف عطا کیا
وہ کیا ہے وہ جو بھی کچھ ہے اس سے الگ ہے۔ جو کتے بلیوں میں انسانوں میں
مشترک ہے ہجیسے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنا یا تو عقل
کی بنیاد پر تو آپ انسان کو اشرف المخلوقات نہیں کہہ سکتے ہعقل میں تو
تقریب بھی ہے، عقل میں تو تعمیر بھی ہے ،اب یہ جو ایٹم بم بنایا ایک ایٹم بنا ئے
گے تین لا کھ آدمی مر جا ئیں گے ہہائیدروجن بنا ئیں گے ساٹھ آدمی مر جا ئیں
گےہ فلاح چیز بنا ئیں گے اتنے بم بنا ئیں گے ساری دنیا میں جسم پھٹ جا ئیں گے
وہ ایسا بم بنا لیں گے جیساکہ وہ صاحب جذب کر لے گا سارا آکسیجن سارے
لوگ مر جا ئیں گے بلڈنگیں کھڑی رہے گیہشیر کو ہم درندے کہتے ہیں ایسی
شیر نے اپنی قوم کے لئے ایسی کو ئی تخریبی حرکت نہیں کی جو انسان تخریب
کر رہا ہے وہ انسانوں میں نہیں ہے جانور امن سے رہتے ہیں ہانسان اقتدار کی
خواہش میں ہمیشہ سے جب سے تاریخ شروع ہو ئی ہےہہمیشہ سے وہ ایسے
ایسے ہتھیار بنا تا ہے جس سے دہشت پیدا ہو جس سے لوگ خوف ذدہ ہو کر
اس کے اختیار کو تسلیم کر لیں ہاب یہ دیکھیں کیا ہو رہے آج کل ساری دنیا میں
یورپ میں اور یہاں اسلحے بنے ہو ئے ہیں اسلحے کی بنیادپرچاہتے ہیں اچھا یہ کو
ئی نئی بات نہیں ہے ہمیشہ سے ہی ایسا ہوا ہے ہتاریخ اگر انسانوں کی تاریخ
اٹھا کر دیکھی جا ئے تو سوائے درندنی کے کچھ بھی نظر نہیں آتا اگر اللہ تعالیٰ
کی مہربانی سے اور فضل و کرم سے یہ پیغمبروں کا جو سلسلہ ہے بحیثت کا اور
پیغمبر یہاں تشریف لا ئے نہ لا تے تو یہاں انسان کتے بلیوں شیر بگیاڑ سے بدتر
زندگی گزارتا ہو تا ہپیغمبروں نے بتا یا پیغمبروں نے بتا یا کہ انسان بھی حیوان ہے
ہ وہ بھی دو ٹانگوں دو پیروں سے چلتا ہے ہبکری بھی حیوان ہے وہ بھی دو
ٹانگوں دو پیروں سے چلتی ہے ہپرندے بھی حیوانات کی صفت میں آتے ہیں وہ
بھی دو پروں اور دو پیروسے چلتے ہیں ہوہ بھی کھا نا کھا تے ہیں انہیں بھی بو
لو براز کی

wash room

جا نے کی ضرورت پڑھتی ہے تو انسانوں کو بھی

wash room

جا نے کی ضرورت ہو تی ہے ۔ایک خاص پروسیس کے تحت ا نسانوں کے یہاں بھی بچے ہو تے ہیں ،اسے طرح ایک خاص پروسیس کے تحت جانوروں کے یہاں بھی بچے ہو تے ہیں کو ئی فرق کہیں نظر نہیں آتا انسانوں اور حیوانوں کو ممتاز کر نے کے لئے پیغمبران علیہم الصلوٰ ة والسلام نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں نے اچھا ئی اور برائی کا ایک تصور دیا کہ ایک چیز اچھی ہے۔ ایک چیز بُری ہے ۔ لوگوں نے نہ مانتے ہو ئے بھی کچھ لوگوں نے پیغمبروں کے آدب و احترام میں تعمیل حکم میں اس بات کو ما ناتسلیم کیا کہ یہاں زندگی میں دو پہلو ہیں۔ دو رخ ہیں ایک رخ ہیں اچھا ئی اور ایک ہے برائی اچھا ئی اور برائی کا تسلیم کر لینا اس بات کی زمانت گئی کہ انسان حیوانات سے الگ ہو گیا ۔صدر پو شی ہو نا اچھا ئی ہے ۔صدر پو شی نہ ہو نا برا ئی ہے ۔ اب سارے انسانوں نے کپڑے پہن لئے کپڑے پہن لئے آپ یہ نہیں سمجھیں کہ کپڑے پہننے سے آپ کی کو ئی سردی سے حفا ظت ہو گئی یا گر می سے آپ بچ گئے نہ ایسا نہیں ہے عادت پڑ گئی ہے لباس پہننے کی ۔اچھا ئی اختیار کر نے کی عادت پر گئی ہے ۔بغیرلباس کے یہاں زمین پر رہنا ممکن نہ ہو تا تو سارے کتے بلیاں سارے گا ئے بھنس مر جا تی ان کا وجود ختم ہو جا تاان کے اندر کپڑے نہ پہننے سے استغناء پیدا ہو گیا قوت مدافیت پیدا ہوگئی ۔سردی میں ان کے خال کے جو ٹشوزہیں وہ اتنے سکڑ جا تے ہیں کہ ان کو سردی نہیں لگتی گر می میں اتنے پھیل جا تے ہیں کہ ان کو گر می نہیں لگتی ہم انہی ٹشوز کو بن کر نے کے لئے ہم نے کپڑوں کا سہارا لے لیا ہم کپڑے پہن لیتے ہیں ۔لیکن بنیادی بات یہ ہے کہ پیغمبروں کی بات مانی گئی ۔کپڑے پہنیںجیسے ہی یہ بات مان لی گئی کپڑے پہنیں آپ حیوانات سے ممتاز ہیں ۔الگ ہو گئے کسی کا حق نہیں مارناتسلیم کر لیا بھئی کسی کا حق نہیں مارنا حیوان کو پتا ہی نہیں حق کیا ہو تا ہے ۔بھئی کسی کی کھیتی میں ایسے جا کر گاجریں نہیں اکھاڑنی کسی کے باغ میں جاکر آم نہیں توڑنے ایک اچھا ئی کا تصور دیا پیغمبروں نے کسی بکری کے ذہن میں بات ہی نہیں آتی کس کا کھیت ہے کیا ہے ۔ لیکن یہ پیغمبروں کا کہنا مانا ،ان کی تعمیل حکم کر نا،یہ وہ استاد شاگرد کا رشتہ قائم ہوگیا۔اب پیغمبرکے شاگرد نہیں ہوتے امتی ہوتے امتی کا مطلب یہ ہے ایک پیغمبروں کو

folw

کر نا پیغمبروں کی بات کو چنوں چراتسلیم کرنا اس پر عمل کرنا اس میں دماغ نہیں لڑنا ۔تو پیغمبر بھی اساتذہ اکرام کی فہرست میں آگئے وہ اللہ کی بزگیدہ سیکھا ئے ہو گئے استاد ہیں۔ ان کا رشتہ اللہ سے قائم ہے وہ ایسے استاد ہیں جن کو اللہ نے پڑھا یا جن کے ذہنوں کو اللہ نے منتخب کیا ۔جن کو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے علم منتقل کیا ۔کیاہم اپنے پیغمبروں کو استاد نہیں کہہ سکتے

؟کیوں نہیں کہہ سکتے ؟میں تو کہتا ہوں کہ اللہ میاں بھی سب سے بڑے استاد
ہیں ہسب سے پہلے استاد کو اللہ میاں ہی ہیں ہوعلماآدم لاسمائ...جب
فرشتوں نے کہا کہ یہ تو خون خرابہ کر فساد بر پا کردے گا اللہ تعالیٰ نے و علما
آدم الاسماء ...ہم نے آد م کو علم سیکھا دیا تو آدم کی کیا حیثیت ہو ئی بھئی ...؟
اللہ میاں کی کیا حیثیت ہو ئی ؟ پہلے استاد اللہ میاں ہو ئے ہاستاد تو بہت بڑی
فضلیت کی بات ہے ہایسانہیں ہے کہ کو ئی نااعوذ با اللہ اللہ کی شان میں کو
ئی گستاخی ہو ایک دفعہ میں نے روحانی ڈائجسٹ میں لکھ دیا کہ اللہ سب سے
بڑے سائنسدان ہیں تو او...ہو...اتنا شور مچا یہ کافر ہے اس نے اللہ کو
سائنسدان کہہ دیا تواگر اللہ میاں سائنسدان ہو تے تو یہاں

sicentast

کیسے پیدا ہو تا ہاللہ میاںسائنسدان بھی ہیں ،اللہ میاں خالق بھی ہیں ،اللہ
میاںمالک بھی ہیں ،اللہ میاں معلم بھی ہیں ،اللہ میاں استاد بھی ہیں ،اللہ میاں
سب سے بڑے ابا بھی ہیں ،اور اللہ میاں سب سے بڑی اماں ہیں ،حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کیا کہا کر تے تھے ابن آدم کا باپ اللہ... ابن آدم کا باپ اللہ ...اللہ
میاں بھی استاد ہیں اور سب سے بڑے استاد ہیں اور اللہ میاں کی تعلیمات
شروع ہو تی ہے پیغمبروں سے حکم پھر پیغمبروںنے اس کو علوم پھیلا ئے تاریخ آپ
اٹھا کر دیکھیں یہ دنیا میں جتنی بھی ترقیاں ہو ئی ہیں اس کے ہر شعبہ کی
ابتداء کسی کا کسی پیغمبر نے کی ہے آپ نے پتا نہیں وہ کتاب پڑھی ہے کتاب
محمد رسول اللہ جلد سوئم اس میں لکھا ہے کہ حضرت ادریس نے شہر بنا ئے
حضرت شعیب نے یہ کیا ،حضرت آدم نے یہ کیا ،حضرت سیلمان نے یہ کیا ،حضرت
دائود نے لیزر بیم کا فا رمولا بنا یا ،حضر ت عزیز نے ڈیفیسر پڑھیں اسے پڑھا کر
یں ہتو یہ سارے ہمارے استاد ہی ہو ئے نہ بھئی ...سارے استاد ہو ئے وہ سارے
ہمارے اصل ...اصل سارے مرشدین کے مرشد ہو ئے لیکن جن لوگوں نے
پیغمبروں کی بات نہیں ما نی ان کی حکم کی تعمیل نہیں کی،ان کی حکم
عدولی کی دیکھئے پھر اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان لوگوں سے ہمارا
بھی کو ئی رشتہ نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ سے جو لوگ جتنی
محبت کر تے ہیں اللہ ان سے کئی زیادہ ان سے محبت کر تا ہے ہرسول اللہﷺ کا
حکم ہے ہم اس کو نہیں مانتے اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے ،ہمیں معاف کر ے
،اس کا مطلب ہے ہم اپنے بڑوں کی اپنے بزرگوں کی،اپنے استاد کی ، اپنے پیغمبر
کی ،تعمیل نہیں کر تا تو ادب سے آداب مریدین یا آداب مرشدین یا جو بھی آداب
ہوں اس کا مطلب یہ ہے کہ استاد جو کہے اس پر بلا چنوں چراں عمل کر نا ہے
حضور قلندر بابااولیاء نے دو تین قصے مجھے سنا ئے ،ایک صاحب دو مرید تھے ایک
نہیں صاحب ایک بچارے خاموش رہتے تھے ایک بہت زیادہ ذرا تیزتھے وہ کہتے تھے
صاحب اتنے دن ہو گئے اتنے دن ہو گئے اور اتنے دن ہو گئے اور یہ نہیں ہوا اور وہ
نہیں ہوا ہتو انہوں نے پیر صاحب نے ایک چُھری چُھری اور ایک مرغا دیا کہ بھائی

اس کو ایسی جگہ ذبح کرو جہاں کوئی نہ دیکھ رہا ہووہ صاحب لے گئے کونے
کوچے میں دیکھا کو ئی آدمی نظر نہیں آرہا ذبح اور پیر صاحب کو دے دیا وہ یہ
دوسرے صاحب تھے جو صرف تعمیلِ حکم کر تے تھے اور دوسرے کو بلا یا کہ بھئی
اس طرح ،اس طرح ہے وہ صبح کو گئے شام ہو گئی،رات ہو گئی ،پوری رات
گزر گئی وہ بندے ہی نہیں آیا صبح کو وہ آئے مرغا ان کی بغل میں تھا چھری
ہاتھ میں تھی انہوں نے کہا بھا ئی صبح کے گئے ہو ئے ساری رات گزار کے اب آئے
ہو ئے اتنا سا تمہیں کام کہا تھا اور مر غا بھی تم زبح کر کے کے نہیں لا ئے تو کہا
حضور آپ نے فرمایا تھا جہاں کو ئی نہیں دیکھ رہا ہو وہاں ذبح کر نا میں نے ہر
کونے، کھودرے ،گوشے ہر جگہ تلا ش کیا میں جہاں بھی اس کے مرغے کی گردن
پر چُھری رکھتا تھا میں دیکھتا تھا اللہ دیکھ رہا ہے۔آپ نے یہ فرمایا تھا وہاں ذبح
کر نا جہاں کو ئی نہ دیکھ رہا ہو ۔ایسی صورت سے انہو ں نے ایک اور واقعہ
سنا یا ایک صاحب تھے ان کو بھی بڑی شکوے اور شکا یت تھی کہ صاحب اتنے دن
ہو گئے کچھ نہیں ہو ا،نہ کو ئی کرامت ہو ئی ،نہ کچھ ہوا، نہ کچھ ہو ا،تو
انہوں نے کہا ایک ڈبہ دیا کہ یہ ڈبہ میرا دوست ہے فلاح اس کو جا کر د ے آئو اور
اس میں دیکھنا نہیں اس میں کیا ہے۔امانت ہے اب وہ چلے تو اس میں کو ئی
چیز دوڑے اس کے اندر ڈبے کے اندر کو ئی چیز دوڑ رہی تھی انہیں تجسس ہوا کیا
چیز ہے ،کیا چیز ہے ،کیا چیز ہے پھر سو چا نہیں پیرومرشد نے منا کیا ہے نہیں
دیکھنا پھر اور تجسس ہوا اور تجسس ہوا انہوں نے کہا دیکھ تو لو کیا ہے ۔تو
ذرا سایوں ڈبہ اٹھا یا اس میں چوہیانکل کے بھا گ گئی ڈبہ بن کر کے وہ دوست
کے پاس گئے وہ دوست بھی ا للہ والے تھے انہو ں نے کہا میاںاب کیارکھا ہے اس
میں جو چیز تھی وہ تو کہاں ہے اس میں تو ہے ہی نہیں ...کہنے لگے صاحب آپ
کو کیسے پتا چلا ...کہنے لگے نہیں وہ چیز کہاں ہے کہنے لگے وہ چیز تھوڑی تھی
وہ تو چوہیا تھی اس میں تو تو کہا تمہارے پیرومرشد نے تمہیں یہ بتایا ہے یہ
سیکھا یا ہے کہ تمہارے اندر تو ابھی اتنی ساکت بھی پیدا نہیں ہوئی کہ امانت
جو چیز ہے امانت کو امانت کی طرح پہنچادو۔تم کیا روحانیت سیکھو گے ۔
پیرومرشد کے علوم سے تم کیسے متحمل ہو گے ۔اللہ کے راض کو تم کیسے
برداش کرو گے تو تعمیلِ حکم اور چھپا نا مغف رکھنا پردے میں رکھنا یہ روحانیت
کے اصول ہیں ۔بس ایک دفعہ حضور قلندر بابااولیا ئ نے فرمایا ؛کہ فقیر فقیر
قبرستا ن ہو تا ہے ۔بس مر گیا آدمی اچھا ہے، برا ہے ،بیمار ہے ،صحت مند
ہے ،کالا ہے ،گورا ہے ،لنگڑا ہے ،لُولا ہے ،اندھا ہے ،کا نڑا ہے بس قبر میں گیا
بس گیا بس قبر قبر نہیں بتا تی یہ بندے اس میں یا اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے ۔
تو انہوں نے فرما یا کہ؛ فقیر قبرستان ہو تا ہے ۔تمام لوگوں کی برا ئیا ں اپنے
اندر قبر کی طرح محفو ظ کر لیتا ہے ۔اب یہ بھی ایک آد ب ہے ۔سب سے بڑی
کمزوری انسانوں میں وہ یہ ہے کہ کسی کی بات سینے میں نہیں رکھ سکتا ۔اب
میں بہت پرانی بات ہے میں حیدری گیا تھا وہاں چاٹ کی دوکان لگ رہی تھی
مجھے اچھا لگا میں نے چاٹ دہی بڑے کھا لی شام کو امریقہ سے فون آیا کہ آپ

حیدری پر چاٹ کھا رہے تھے یہ بڑی عجوبہ بات ہو گئی کہ ہم وہاں ہمارے
استاد نے چاٹ دہی بڑے کھا لئے کھڑے ہو کر اب جب میں آدا ب میں ایک تو
احترام آتا ہے ،آداب میں ایک تو تعمیل آتی ہے ،تعمیل کر نی ہے جو کچھ کہہ دیا
بس کر نا ہے ،ادب میں صبر برداش اور کسی چیز کوسینے میں محفوظ رکھنا
بھی آتا ہے،ادب میں منافقت نہیں سیکھا تا ،کو ئی منافقت آدمی با ادب نہیں ہو
تا ہو ہی نہیں سکتا کو ئی آدمی منافق ہو یہ باادب کہ منافق بات ہے۔ ادب
انسان کو عارضی انکساری سیکھا تا ہے ،ادب انسان کے اندر روشنوں کا ذخیرہ
کر تا ہے ،جتنا ادب ہو گا وتنا آدمی کے اندر صبر ہو گا ،جتنق ادب ہو گا وتنا آدمی
کی روحانی صلاحیتوں میں اضافہ وہو گا آپ نے گاڑ ی میں پٹرول ڈلوا لیا ہے پٹرول
تو چھپا ہوا ہے نظر تو آتا نہیں ہے اب آپ اسے گاڑی کو چلا دیں پٹرول جل جا ئے
گا اسی صورت سے اگر آپ کے سینے میں کو ئی علم آگیا ہے اور وہ علم آپ کو
چھپا نا ہے اگر آپ نے اس علم کو دیکھئے علم کی دو قسمیں ہیں اب دیکھیں علم
کوئی چھپا نہ کو ئی ہو تا ہے علم کی دو قسم ہیں ایک علوم وہ ہیں جو عوام
الناس کی صفت سے زیادہ ہیں ،عوام الناس کے شعور سے زیادہ ہیں اور ایک وہ
علوم ہیں کو عوام الناس کے ہین ایک آدمی چا لیس سال کا کسان ہے آپ
سائنٹس ہے۔آپ جا کر اس کسان کے سامنے سائنسی فارمولے بیان کریں کیا ہو
گا ؟کیان ہو گا ...ہیں ...وہ آپ کو پاگل کہے گا آپ پڑھے لکھے ہو آپ سائنسی
فارمولے بیان کر رہے ہو لیکن آپ نے عوام کی سطح سے جو بلند علم تھا وہ آپ
نے پیش کیااس لئے وہ آپ کوبے وقوف کہہ رہے ہیں ۔اب آپ اس کے سامنے
زمین کی تعریف بیان کر یں ۔بھئی زمین کا کالا رنگ ہو تا ہے تو یہ خاصیت
ہے ،زمین کا لال رنگ ہو تا ہے تو یہ خاصیت ہے ، زمین کا بھورارنگ ہو تا ہے تو
یہ خاصیت ہے ، چکنی مٹی کی یہ خاصیت ہے ، پتھری مٹی کی یہ خاصیت ہے وہ
آپ کو بڑا عالم فاضل سمجھیں گے خوش ہو گا آپ سے بات کریں گا ۔حضور پاک
ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب کوئی بات کرو تو مخاطب کی صلاحیت کو سامنے رکھ کر
با ت کرو۔یہ بھی ایک علم ہے ایک آدمی آپ کی بات سمجھ ہی نہیں رہاآپ نے
اس کے سامنے علم بیان کر نا شروع کر دیا یہ علم کی بے ادبی ہے ۔آپ نے علم کا
اصراف کیا ۔اخلاق میں نے ایک خواب دیکھا حضور قلندر بابا اولیاء اس وقت
راولپنڈی میں تھے اسلام آباد میں شروع شروع میں ایسا تھا جب میں خواب کا
کالم لکھتا تھا تو وہ خواب میں حضور کو سنا یا کر تا تھاتو وہ اشارے مجھے بتا
دیتے تھے پھر میں اس کو پھیلا دیتا تھا روٹین میں تھا اس کے نیچے لکھا ہے کہ جن
صاحب کا یہ خواب ہے وہ اخلاق فضول خرچی کر تے ہیں بڑی حیرت ہو ئی
صاحب اس قدر تھے اخلاق فضل خرچی ہماری تو تعلیمات ہیں اخلاق سے پیش
آئو اخلاق ،اخلا ق ،اخلاق حضور پاکﷺ کو معلم اخلاق کہا جا تا ہے ۔اللہ تعالیٰ بھی
اخلاق کو پسند کر تا ہے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا کہ نبی
برحق ﷺ کے سامنے اونچی آواز میں بات نہیں کرو اگر تم نے اونچی آواز سے بات
کی تو تمہارے نیک اعمال مقبول ۔ادب جو اللہ تعالیٰ پیغمبر کو علم سیکھا رہے۔

ہیں ۔اخلاق فضل خرچی ہے ہر بات میں آپ ایسے آدمی کے ساتھ اخلاق برتے
ہیں کہ جو اخلاق کو جا نتا ہی نہ ہو یہ اخلاق فضول خرچی بتا ئو ایثار کیا چیز
ہے یہ تو بڑا کمزور ہے ایک آدمی ہے آپ نے اس کوایک بات سے منا کیا ایک
دفعہ منا کیا دو دفعہ منا کیااس آپ نے مدد کر دی آپ نے اس کو ہزار رو پے
دئیے ۔آپ کو پتا چلا کہ وہ جوئے میں ہزار رو پے ہار گیا ہوا پھر آیا پھر رو یا آپ
پھر متاثر ہو گئے آپ نے پانچ سو رو پے دے دئیے پتا چلا کہ وہ بھی جو ئے میں ہار
گیا ہاب وہ تیس دفعہ آتا ہے ہاس کی مدد کرتے ہیتو اس کا کیا فا ئدہ ہے
فضول خرچی نہیں ہے ہکیا ہے یہ اس کو کیا کہیں گے دو نقصان ہوئے ایک تو
جواری بنے میں اس کے ساتھ تعاون کیا مدد کی اس کو پکا کر دیا جوا کھلنے میں
دوسرے پانچ سو اور ہزار روپے سے اگر کسی غریب آدمی ضرورت مند تھا تو اس
کی مدد سے آپ محروم رہے گئے تو وہ آپ کی مدد سے محروم رہیں گے آپ اس
کی مدد سے محروم رہیں گے ہاخلاق کی بھی فضول خرچی ہے جسم کی بھی
فضول خرچی ہے جسم کی فضول خرچی ہے آپ جسم کو اتنا تھکائیں اتنا تھکا
ئیں کہ وہ نماز پڑھنے کے قابل ہی نہ ہو یہ فضول خرچی ہے ہاللہ تعالیٰ نے اس
کائنات کوایک توازن کے ساتھ تخلیق کیا ہر چیز میںتوازن ہے الذی خلق فسویٰ...
اللہ تعالیٰ نے یہاں ہر چیز معین مقداروں کے ساتھ پیدا کی ہے ہا ب دیکھیں
انسان کی معین مقداریں الگ ہیں پروسیس سارا وہی ہے باپ بھی ہو تا ہے
ماں کا رحم بھی ہو تا ہے بچہ نو مہینے تک رہتا ہے پیدا ئش کا بھی وہی عمل
ہے تکلیف بہ انتہاء ہو تی ہے ہچاہے وہ بکری ہو، چا ہے وہ بلی ہو،چاہے وہ
انسان ہو لیکن مقداریں الگ ہیں انسان سے انسان ہی پیدا ہو تا ہے ہبکر ی کے
یہاں بکر ی ہی پیدا ہو تی ہے ہالذی خلق فسویٰ ...معین مقداروں کے ساتھ اس
کائنات کو تخلیق کیا گیا ہے اب معین مقداروں میں اگر آپ ردوبدل کر یں گے تو
یہ اخلاق کی بھی فضول خرچی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ادب کے منافی ہے ہاب یہ
کلو نگ ہو رہی ہے آج کل بالکل ادب کے خالق ادب اللہ تعالیٰ نے کیا کہتے ہیں
آپ،کو بنایا ایک سسٹم بنایا ایک لاکھوں سال سے ایک سسٹم بنا چلا آرہا ہے ہنا
اعوذ با اللہ ...اللہ بنے کی کوشش میں ہیں آپ کے دماغ خناس گھس گیا ہے ہوہ
دوری بنا ئی مر ا گئی مطلب یہ ہے کہ ادب کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ کے اندر اخلاق
ہو یہ بھی ادب میں شامل ہے اگر آپ کے اندر دیکھیں نہ کو ئی آدمی گالیاں دیتا
ہے آپ اسے کیا کیا کہتے ہیں ؟کیا کہتے ہیں ؟ آپ نے بد اخلاق ہے کو ئی آدمی
بزرگوں کے سامنے گستاخی کر تا ہے اسے بداخلاق بھی کہیں گے با ادب بھی کہا جا
تا ہے مرشد کاادب یہ ہے کہ جب آپ مرشد کے پاس جا ئیں مر شد جو آپ کو
کچھ بتا دیں تو وہ تعمیل ہے ہاب مثلاً یہاں بہت سارے لو گ ہیں مرشد نے آپ
کو بتا یا کہ بھئی رات کو سونے سے پہلے مرا قبہ کیا کرو ہکچھ بھی کرو لو
مراقبہ نہیں چھوڑنا بھائی اب آدمی مراقبہ نہیں کر تا اس کو آپ لیا کہیں گے ادب
کہیں گے بہ ادبی کہیں گے ہبلکہ یہ تو گستاخی ہو گئی ہتو جو بندہ گستاخی کر
رہا ہے اور بہ ادبی کا منتقب ہو رہا ہے ہکیا علم سیکھئے گا وہ ؟کیسے علم

سیکھے گا استاد کہتا ہے بچے کوکہ بھئی گھر سے ہوم ورک کر کے لا نا ہےبچے ہوم
ورک نہیں کر کے لا یا جا تا ہے اسکول وہ کیا ایک سال میں اگلی جماعت میں جا
سکتا ہے ؟کیا کوئی بچہ اسکول میں دس سال تک پہلی کلاس میں رہے۔ آپ اسے
اسکول میں رکھے گے داخل رکھیں گے کیوں ایک سال میں اسے دوسری کلاس میں
جا نا جو ہے خود ہی کو دے رہے ہیں۔ اللہ میاں کو کو ئی نہیں دھو کا دے
سکتا ہےمکرو ومکرو لا...یہ لوگ میرے ساتھ بڑا مکر کرتے ہیں ،اللہ ان سے بہت
زیادہ اچھی تقریریں جا نتا ہے ۔تو انسان تو اللہ کے ساتھ مکر کر تا ہے پیرو
مرشد تو کس کھیت کی مولی ہیں ۔ بھئی تو آدبِ مرشدین یا آدبِ پیر یا آدبِ
استاد میں پیر کا لفظ ذرا مجھے نہیں اچھا لگتا پیر جا مطلب ہے کیا کو ئی
معاورائی کوئی پیر معاورا نہیں ہو تا بس پتا ہے اللہ تعالیٰ کا اس کے اوپر انعام
ہوتا ہے فضل ہو تا ہے ۔حضور پاک ﷺ کی نسبت سے محبت سے عشق سے اس
کو وہ علوم آجا تے ہیں جو عام لو گ نہیں جا نتے وہ علوم آجا تے ہیں۔ جو علوم
انبیا ء علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کے ہیں وہ علوم وہ سیکھ لیتا ہے کہ جن علوم کو
فرشتے بھی نہیں جانتے وعلما آدم الاسمائ...اس میں کچھ نہ کچھ حصہ اللہ کے
اسماء کا مل جا تا ہے یعنی ا گر وہ بے ادب ہے۔ اگر وہ بے ادب ہے اگر اس میں
تعمیل نہیں ہے۔ اگر وہ چالیس سال الٹا کنواں میں لٹک کر اللہ اللہ کر ے پھر ٹھیک
ہے اللہ میاں کا اجر اس کے پاس ہے وہ قیامت تک اس دن کھولے گا کیا ہو گا
یہاں توکچھ ملتانہیں ہے کب سے آپ نمازیں پڑھ رہے ہیں ساٹھ سال سے اب تو
خیر نماز کا دستور ہی ختم ہو گیا کچھ لوگ تو نماز ہی نہیں پڑھتے لیکن جو
نمازیں پڑھتے ہیں ۔میں نے ساٹھ سال ،ستر سال ،اسّی سال ،لو گوں کا انٹر ویو
کیا کہا جی آپ کب سے نماز پڑھ رہے ہیں ؟کہا جی اٹھارہ سال شروع کی
تھی ۔ساتھ نمازیں پڑھتے ہیں ساتھ نمازیں شاید ہی کبھی قضا ہو گئی ہو گی ۔
بھا ئی کچھ ہوا ؟ کہنے لگے کیا ہو نا تھا ہارے بھا ئی رو شنی کوئی نظر آئی ساٹھ
،ستر سال ہو گئے آپ کو ...صبح کو اٹھتے ہیں مسجد میں بھا گے بھا گے چلے جا
تے ہیں کہنے لگے کچھ ہو تا ہے ؟اچھا جی ۔تو ساٹھ سال سے اسے ہی لگے ہو ئے
ہیں ؟کہنے لگے بس وہاں جا ئیں گے وہاں جا ئیں گے اللہ میاں اچھا کام کر دے ۔
میں نے اپنے بزرگ سے کہا بہت ضعیف خاتون ہیں۔ اللہ والی میں نے کہا آپ تو
جنتی ہیں ہائے ...دعا کر بیٹا اللہ مجھے جنتی بنا دے ۔میں نے کہا یہ تم کیا کر
رہی ہو ہر ٹائم کی نمازیں پڑھتی ہو ۔تو کہا دعا کر یقین ہی نہیں ہے جس
عبادت کا آپ کو خود یقین نہیں ہے ۔ا س عبادت سے آپ کو کیا فائدہ پہنچے گا ؟
عبادت میں کھوٹ نہیں ہے بھئی آپ کہیے اللہ اللہ اب اللہ آپ کو نہیں ملا تو اس
کا مطلب یہ تھوڑی نہیں ہے نااعوذ با اللہ استغفار ... یا اللہ کے نام میں جو
تجلیات ہیں اور انوار ہیں وہ آپ کو منتقل نہیں ہو ئے نہیں آپ کے اندر اللہ اللہ
کہنے کا جو ادب ہے اس سے آپ نا واقف ہیں ۔اب آپ کہتے ہیں جی اللہ دیکھ
رہا ہے ۔اللہ دیکھ رہا ہے اور گناہ بھی کر رہا ہو ں میں مجھے اللہ بھی دیکھ
رہا ہے ۔آپ بتا ئیے کو ئی آدمی چوری کر سکتا ہے ۔اگر اسے یہ پتا ہو مجھے دو

آدمی دیکھ رہے ہیں کر سکتا ہے کیوں بھئی ...تو اللہ دیکھ رہا ہے میں چوری کر
رہا ہوں تو جھوٹ ہی ہوانہ یہ یہ بے ادبی ہے اللہ کی شان میں گستاخی ہے تو
مرشد کے پاس جو علم ہو تا ہے وہ یہی ہو تا ہے کہ وہ اگر اس سکے اندر تعلیم
ہو ۔اگر اس کے اندر مرشد کا ادب و احترام ہو تو وہ اسے ایسے راستے پر چلا
دیتا ہے کہ جس راستے میں وہ یہ دیکھ لیتا ہے کہ مجھے اللہ دیکھ رہا ہے ۔اس
کا یقین بن جا تا ہے کہ مجھے اللہ دیکھ رہا ہے ۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے
کہ ہم مرشد حکم کی تعمیل کر یں اور تعمیل حکم ہی مرشد کا ادب ہے ۔آمین
اگر مرشد کی تعمیل نہیں ہے تو اس کا کیا مطلب ہے کہ مرید مرشد کا ادب
نہیں کر رہا ۔ آمین یا رب العالمین اختتام